ISSN (Print): 2788-8320 ISSN (Online): 2788-8339

JOURNAL OF SOCIAL RESEARCH DEVELOPMENT

www.jsrd.org.pk editor@jsd.org.pk

THE POETIC BRILLIANCE AND SPIRITUAL DEPTH: AN ANALYTICAL STUDY OF DR. IFTIKHAR-UL-HAQ ARQAM'S NA'AT POETRY

Anam Sana[1], Dr. Syed Ashfaq Hussain Bukhari[2]

[1]Scholar, M Phil, Department of Urdu, Muslim Youth University (MY), Japan Road, Islamabad.

[2]Supervisor, Associate Professor, Department of Urdu, Muslim Youth University (MY), Japan Road, Islamabad.

KEYWORDS

Dr. Iftikhar-ul-Haq Arqam, Na'at Poetry, Spiritual and Thematic Analysis, Rhetorical Devices (Sana'i-e-Badi'), Prophetic Veneration (Madah-e-Rasool), Urdu Poetic Artistry

ARTICLE HISTORY

Date of Submission: 25-02-2026

Date of Acceptance: 27-03-2026

Date of Publication: 30-03-2026

ABSTRACT

This research paper presents a comprehensive critical appreciation of the Na'at poetry) praise and veneration of the Holy Prophet Muhammad (ﷺ penned by the esteemed contemporary poet and scholar, Dr. Iftikhar-ul-Haq Arqam. The study is bifurcated into two primary dimensions: thematic (فکری) and stylistic-technical.(فنی) From a thematic perspective, Dr. Arqam's poetry deeply reflects the eternal teachings of Islam, emphasizing absolute devotion, the divine status of Prophethood, obedience to the Holy Prophet ﷺ as a spiritual remedy, the concept of Rahmat-ul-Alameen (Mercy to the Worlds), and the finality of Prophethood (Khatm-e-Nubuwwat). His verses beautifully capture the profound connection between human salvation and adherence to the Prophetic path, while highlighting noble character, patience in the face of adversity, and reliance solely on the Almighty.Technically and stylistically, the poet demonstrates a remarkable mastery over traditional poetic forms, meters, and prosody (Bahr and Wazn). The analysis uncovers his adept employment of various literary devices and rhetorical figures (Sanai-e-Lafzi and Ma'navi), including Tashbih (Simile), Isti'ara (Metaphor), Laf-o-Nashr (Involution and Evolution), Tazad (Antithesis), Husn-e-Ta'lil (Poetic Causation), and Talmih (Allusion). Through a harmonious blend of sublime emotion, linguistic precision, and rhetorical elegance, Dr. Arqam establishes himself as a distinguished modern Na'at poet whose work bridges spiritual depth with artistic refinement.

CC BY NC 2026 Journal of Social Research Development

Correspondence	Dr. Syed Ashfaq Hussain Bukhari
Email:	ashfaq.hussain@myu.edu.pk
DOI	https://doi.org/10.59075/jsrd.v7i1.605
Volume/Issue	7(1), 2026, 261-268

ڈاکٹر افتخار الحق ارقم کی نعتوں کا فکری جائزہ

رسولِ خدا ﷺ کی شانِ ستائش اور توصیف:

شاعر اپنے قلم کو حکم دیتا ہے کہ وہ سرورِ عالم کی ثنا لکھے اور ان کی ایک ایک ادا کو رحمتِ دارین قرار دے مثال ملاحظہ ہو:

"اے نوکِ قلم سرور عالم کی ثنا لکھ
توصیف شہنشاہ رسولان خدا لکھ
اس رحمت دارین کی ایک ایک ادا لکھ
واللہ کبھی کچھ بھی نہ تو اس کے سوا لکھ"(1)

اطاعتِ مصطفی ﷺ بیماری ارواح کی دوا:

شاعر حضور ﷺ کی اطاعت کو روحانی بیماریوں کا علاج اور راحتِ جاں کہتے ہیں ملاحظہ ہو:

"اک ان کی اطاعت کو بہر حال و بہر کیف
بیماری ارواح کی اکسیر دوا لکھ
جو شخص گریزاں ہوا اس راحت جاں سے
پھر اس کے مقدر میں ہے اک مصیبت بلا لکھ"(2)

زندگی کے زنگ اور ناکامیوں کا خاتمہ:

شاعر کے نزدیک حضور ﷺ کی آمد سے حیات کے آئینے پر جما ہوا برسوں کا زنگ دور ہوا اور ناکامیوں کا بوجھ اترا۔ نعت کے شعر دیکھیں:

"آئینہ حیات کے اوپر جما ہوا
برسوں سے تھا جو زنگ اتارا حضور نے

ارقم ہمارے سر سے بہ فضل خدائے پاک
ناکامیوں کا بوجھ اُتارا حضور نے"(3)

صرف ذاتِ الٰہی پر بھروسہ:

حضور ﷺ نے تمام حالات میں صرف اپنے خالق ومالک کو پکارا اور غیر سے بے نیاز رہے مثال دیکھیں
:

"اپنے عظیم خالق و مالک کی یاد میں
ہر لمحہ حیات گزارا حضور نے
ہر رب کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کیا
ہر حال میں اسی کو پکارا حضور نے"(4)

ثنائے مصطفی ﷺ کی برکات اور عظمت:

ارقم درود و ثنائے مصطفی کو جنت کا راستہ اور قلب کی صفائی کا نسخہ قرار دیتے ہیں دیکھیں:

"ہو نہ دوزخ سے رہائی بن ثنائے مصطفے
جادہ جنت کی ہے ضامن ثنائے مصطفے
نسخہ اکسیر و ثانی ہے صفائے قلب کا
اے عباد قانت و موقن بنائے مصطفے"(5)

ذاتِ نبوی ﷺ کا سراپا قرآن ہونا:

شاعر آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو چلتا پھرتا قرآن اور خیر و شر کے درمیان میزاں کہتا ہے:

"ان کی اک اک حسن و حرکت تابع وحی مبیں
سر سے لے کر پاؤں تک قرآن نبی کی ذات ہے

جھوٹ اور سچ میں ہے اُن کے دم سے حد امتیاز
خیر و شر کے درمیاں میزاں نبی کی ذات ہے"(6)

اطاعت میں فلاح اور بغاوت میں ناکامی:

شاعر کے نزدیک انسانیت کی فلاح حضور ﷺ کی اطاعت سے مشروط ہے:

"اُس سے مربوط ہے بندے کا تعلق رب سے
اُس سے مشروط ہے انساں کی فلاح و بہبود
جس نے کی اُس کی اطاعت وہی مقبول ہوا
جس نے کی اُس سے بغاوت وہی ٹھہرا مردود"(7)

روزِ قیامت سایہ لوائے محمد اور رضائے محمد کی طلب:

شاعر کی آرزو ہے کہ روزِ محشر اسے حضور ﷺ کا سایا ملے اور اس کی رضا خدا اور رسول کے مطابق ہو:

"یہی ہے تمنا کہ روز قیامت
ملے سایہ زیر لوائے محمد
نہیں ہے کوئی دوسری رائے اس میں
خدا کی رضا میں رضائے محمد (8)

ختمِ نبوت اور حسنِ اخلاق:

شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ ختمِ نبوت کے نگیں ہیں اور آپ کا اخلاق اتنا بلند ہے کہ دشمنوں کو بھی دعائیں دیتے ہیں دیکھیں:

"نبوت کی تکمیل اُن پر ہوئی ہے
نبوت کی انگشتری کے نگیں ہیں
اس کے اخلاق کی عظمت پہ ہے ہر کوئی نثار
گالیاں کھا کے وہ دشمن کو دعا دیتا ہے"(9)

رحمت للعالمین اور آفاقی تعلیمات:

شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی رحمت للعالمین ہے اور آپ کا دستورِ عمل تا حشر جاری و ساری رہے گا:

"رحمتہ للعالمیں ہے وہ روف المومنین
عام ہے اس کی سخا و جود مانند سحاب
اس نے دنیا کو دیا ہے ایسا دستور العمل
دور کر دیتا ہے جو امروز و فردا کا حجاب"(10)

ڈاکٹر افتخار الحق ارقم کی نعت گوئی کا فنی جائزہ:

شاعر کہتا ہے:

"اے نوکِ قلم سرورِ عالم کی ثنا لکھ
توصیفِ شہنشاہِ رسولانِ خدا لکھ"(11)

اس شعر میں تخلص یا شاعر کا نام تو نہیں لیکن صنعتِ تلمیح اور صنائع لفظی کا خوبصورت استعمال ہوا ہے۔ بحر اور وزن کی پابندی کے ساتھ ردیف ("لکھ") اور قافیہ ("ثنا"، "خدا") کی آہنگ داری شعر کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔

دوسرے شعر فن کا کمال دیکھیں:

"گیسوئے بندگی کو سنوارا حضور نے
رخسارِ زندگی کو نکھارا حضور نے"(12)

اس شعر میں استعاراتی اور تشبیہاتی انداز کا بہترین امتزاج ہے۔ "گیسوئے بندگی" اور "رخسارِ زندگی" میں معنوی وسعت پائی جاتی ہے۔ ردیف "حضور نے" اور قافیہ "سنوارا"، "نکھارا" نعت کے اسلوب کو پُر تاثیر بناتے ہیں۔

مزید مثال دیکھیں:

"آئینہ حیات کے اوپر جما ہوا
برسوں سے تھا جو زنگ اتارا حضور نے"(13)

یہاں صنعتِ تشبیہ اور استعارہ کا حسین استعمال ہے۔ زندگی کو "آئینہ" اور جہالت یا غفلت کو "زنگ" سے تشبیہ دے کر معاشرتی اصلاح کے اثر کو بلیغ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

شاعر کہتا ہے:

"ہو نہ دوزخ سے رہائی بن ثنائے مصطفیٰ
جادۂ جنت کی ہے ضامن ثنائے مصطفیٰ"(14)

شعر میں صنعتِ تکرار ("ثنائے مصطفیٰ") اور حسنِ تعلیل کی جھلک ملتی ہے۔ جملہ انشائیہ اور خبریہ کا تناسب اور ردیف و قافیہ کی درستی کلام کی روانی اور آہنگ کی تاثیر کو بڑھاتی ہے۔

صنعت کے و نشر کا استعمال ملاحظہ ہو:

"مرا دل رہینِ ولائے محمد
مری جان دائم فدائے محمد"(15)

یہ شعر صنعتِ لف و نشر اور عقیدت کے جذباتی آہنگ سے بھرپور ہے۔ الفاظ کا انتخاب نہایت سہل اور رواں ہے، اور بحر کی روانی دل پر براہِ راست اثر کرتی ہے۔

فن کی مزید باریکیاں ملاحظہ فرمائیں:

"الٰہی مری بخش دے ساری امت
یہ اللہ سے ہے التجائے محمد"(16)

اس شعر میں صنعتِ دعا اور نسبتِ رسول کا فنی پہلو نمایاں ہے۔ عاجزی اور انکساری کے جذبے کو سادہ مگر پُرکار الفاظ میں ڈھالا گیا ہے، جو صنفِ نعت کی داخلی روح کے عین مطابق ہے۔

فصاحت و بلاغت بھی ملاحظہ ہو:

"وہ محمد مصطفیٰ جو ہیں رسولوں کے امام
ہے ہمیشہ کے لیے ان کی نبوت کا ظہور"(17)

اس شعر میں فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ معیار ملتا ہے۔ القاب و آداب کا مناسب استعمال اور شانِ رسالت کی بلند آہنگ عکاسی اس کے فنی محاسن میں شامل ہیں۔

صنعت تلمیح کا استعمال بھی دیکھیں:

"خود اللہ العالمین اور حور و غلمان و ملک
بھیجتے ہیں آپ کی ذاتِ گرامی پر سلام"(18)

شعر میں صنعتِ تلمیح (قرآنی نسبت) کا شعور ملتا ہے جہاں اللہ اور فرشتوں کی طرف سے درود و سلام کا ذکر ہے۔ تراکیب کی چُست اور شائستہ بندش شعر کا نمایاں فنی وصف ہے۔

صنعت تضاد اور مبالغہ آرائی کا استعمال بھی ملاحظہ ہو:

"پتھروں کو بھی وہ اک عام سا اعجازِ نظر ہے اُس کا
آئینہ بنا دیتا ہے دلِ سخت کو پتھر سے"(19)

اس شعر میں صنعتِ تضاد اور مبالغہ آرائی کا حسن پایا جاتا ہے ("پتھر" اور "آئینہ")۔ معنوی صنعتوں کا یہ امتزاج نعت کے فکری اور فنی مقام کو بلند کرتا ہے۔

صنعت حسن تعلیل کی کرشمہ سازی بھی دیکھیں:

"گالیاں کھا کے وہ دشمن کو دعا دیتا ہے
ایسی راہوں کو گلزار بنا دیتا ہے"(20)

شعر میں صنعتِ حسنِ تعلیل اور تضاد ("گالیاں" اور "دعا"، "کانٹے/راہ" اور "گلزار") کا حسین استعمال ہے۔
اسلوب میں سادگی کے باوجود کلام کا ایمانی اور اخلاقی اثر بہت گہرا اور بلیغ ہے۔
فکری اور فنی جائزہ لینے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ارقم نہ صرف بڑے نعت گو شاعر ہیں بلکہ فن کے بھی ماہر شاعر ہیں۔

حوالہ جات

1۔ افتخار الحق ارقم؛ "مدح محمود"، نستعلیق مطبوعات، ایف تھری الفیروز سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، 2002ء، ص47
2۔ ایضاً، ص48
3۔ ایضاً، ص49
4۔ ایضاً، ص50
5۔ ایضاً، ص57
6۔ ایضاً، ص60
7۔ ایضاً، ص61
8۔ ایضاً، ص67
9۔ ایضاً، ص68
10۔ ایضاً، ص70
11۔ ایضاً، ص72
12۔ ایضاً، ص68
13۔ ایضاً، ص70
14۔ ایضاً، ص73
15۔ ایضاً، ص77
16۔ ایضاً، ص78
17۔ ایضاً، ص79
18۔ ایضاً، ص76

19۔ ایضاً، ص76

20۔ ایضاً، ص79